سوال

(268)قرآن خوانی کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن خوانی ایصال ثواب کے لئے کروانا اس کی شریعت میں کیا حیثیت ہے میت کے لئے قرآن پڑھ کر اسے بخشنا کیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے؟ اگر نہیں تو کیا بدعت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

برائے ایصال ثواب قرآن خوانی کرانے کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں لہذا یہ بدعت ہے۔ صحیح حدیث میں ہے:

«من احدث فی امرنا هذا ما ليس منه فهو رد» (بخاری ومسلم)

یعنی ''جو کوئی دین میں اضافہ کرتا ہے وہ مردود ہے۔''

علامہ ابن قیم رحمة اللہ علیہ نے بھی ''زاد المعاد'' میں اس کو ناجائز کہا ہے۔

صاحب المرعاة فرماتے ہیں:

''میت کے لئے قرآن کا ایصال ثواب میرے نزدیک صراحتاً کسی مرفوع صحیح حدیث سے ثابت نہیں نیز صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین وتابعین رحمة اللہ علیہ سے ثابت نہیں اس لئے مجھے اس کی مشروعیت میں تامل ہے۔''

اور علامہ علی متقی رحمة اللہ علیہ صاحب ''کنز العمال'' فرماتے ہیں:

''الاول الاجتماع لقراءة بالقرآن علی المیت بالتخصیص فی المقبرة والمسجد او البیت بدعة مذمومة'' (فتاویٰ علمائے حدیث 5/352)

یعنی ''میت کے لئے قرآن خوانی بالخصوص قبرستان مسجد گھر میں مذموم بدعت ہے۔''

بطور برکت گھر میں بچوں کو جمع کر کے قرآن پڑھانا بھی شریعت مطہرہ سے ثابت نہیں۔ لہذا فعل ھذا سے بھی احتراز ضروری ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص568

محدث فتویٰ